شرک اور اس کے نقصانات

قاری ابوبکر جھنگوی

اللہ تعالیٰ کی ذات' صفات اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔ اس سے آدمی کے تمام اعمال غارت ہوجاتے ہیں۔ اگر توبہ کے بغیر مرجائے تو جہنم ہمیشہ کے لیے واجب ہوجاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین ٥﴾ (الزمر:۶۵)

''اور بے شک وحی کی گئی ہے آپ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر (بفرض محال) آپ نے بھی شرک کیا تو ضائع ہوجائیں گے آپ کے اعمال اور آپ خاسرین میں سے ہوجائیں گے۔''

نیز فرمایا

﴿انه من یشرک بالله فقد حرم الله علیه الجنة وماواه النار وما للظلمین من انصار﴾ (المائدہ:۷۲)

''یقیناً جو بھی شریک بنائے گا اللہ کے ساتھ تو حرام کردی ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے اور نہیں ظالموں کا کوئی مددگار۔''

مشرک آپ ﷺ کی خصوصی دعا سے بھی محروم ہوگا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے اور میں نے وہ دعا اپنی امت کی سفارش کے لیے رکھی ہے اور ان شاءاللہ یہ ہر اس آدمی کو فائدہ دے گی جو شرک کی حالت میں فوت نہ ہوا ہوگا۔ (سنن ترمذی)

☆ شرک بدترین گناہ اور ظلم عظیم ہے۔
☆ شرک دنیا اور آخرت میں ذلت کا باعث ہے۔
☆ شرک سے تمام اعمال ضائع ہوجاتے ہیں۔
☆ شرک جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا سبب ہے۔

قدیمی اور بین الاقوامی شرک

شرک صرف یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات میں کسی کو شریک سمجھا جائے بلکہ قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ سے کسی کی حرمت طفیل اور وسیلے سے مانگنے کو بھی شرک اور کفر قرار دیا ہے۔ ہندو مورتیوں کو' عیسائی اور یہودی اور بعض مسلمان قبر والوں کو اللہ کے قرب کا ذریعہ بناتے ہیں۔ شرک کی یہ قسم مختلف اقوام اور مذہب میں ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے۔ اسے دنیا میں دائمی اور بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔

﴿والذین اتخذوا من دونه اولیاء ما نعبدهم الالیقربونا الی الله زلفی﴾ (الزمر:۳)

''اور جنھوں نے بنا لیے اس کے سوا اور اولیاء (اور کہتے ہیں) ہم نہیں عبادت کرتے ان کی مگر محض اس لیے کہ یہ ہمیں اللہ کا مقرب بنادیں۔''

﴿ویقولون هؤلاء شفعآؤنا عندالله﴾ (یونس:۱۸)

''اور کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاں یہ ہمارے سفارشی ہوں گے۔''

انسان کی پہلی غلط فہمی کا جواب

اللہ تعالیٰ کے بلند و بالا ہونے کی وجہ سے انسان یہ سمجھتا ہے کہ جس طرح میرا اللہ تک پہنچنا مشکل ہے' اسی طرح میری فریاد بھی اس تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس لیے مجھے اور وسائل بروئے کار لانے چاہئیں' جس سے میری صدا خالق حق تک پہنچ جائے۔ صحابہ نے یہی سوال کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

﴿واذا سألک عبادی عنی فانی قریب﴾ (البقرۃ:۱۸۶)

''جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو انھیں فرمائیے میں بالکل ان کے قریب ہوں۔''

انسان کی دوسری غلط فہمی اور اس کا جواب

انسان کی دوسری غلط فہمی یہ ہے' وہ سمجھتا ہے کہ میں ناپاک اور گناہ گار ہوں۔ اللہ تعالیٰ گناہ گاروں کی بجائے نیک لوگوں کی فریاد قبول کرتا ہے۔ اس لیے میری دعا کسی واسطے اور وسیلے کے بغیر قبول نہیں ہوسکتی۔ یہاں اس جھجک اور غلط فہمی کو دور کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم﴾

اے میرے بندو! جنھوں نے زیادتیاں کی ہیں' اپنے نفسوں پر اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوجاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے سارے گناہوں کو بلاشبہ بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔ (الزمر:۵۳)

اردو میں وسیلہ کا معنی ہے ذریعہ اور واسطہ جن سے بے شمار مسلمانوں کو قرآن کے لفظ وسیلہ کے بارے میں غلط فہمی ہوئی ہے' حالانکہ قرآن مجید میں اس کا معنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہونا' یعنی قرب چاہنا' ادھر ادھر کے واسطوں کے ذریعے نہیں بلکہ تقویٰ اور نیکی کے کاموں کے ذریعے۔

یہ دنیا عالم اسباب ہے۔ اس کا پورا نظام اسباب اور وسائل پر چل رہا ہے۔ جب تک وسائل کو بروئے کار نہیں لایا جائے گا' اس وقت تک دنیا کے معاملات صحیح سمت پر چلنے تو درکنار' زندگی کا باقی رہنا مشکل ہے۔ اس لیے شریعت نے کمزور کے ساتھ تعاون کرنا' بے سہارا کو سہارا دینا اور بے وسیلہ کے لیے وسیلہ بننے کا حکم دیا ہے۔ اس وسیلہ اور اسباب کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور اختیارات کے بارے میں دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی وسیلہ اور واسطہ کی ضرورت نہیں۔ وہ آدمی کی رگ جاں سے

(بقیہ:۔ صفحہ نمبر ۶۷ پر)